© rasailojaraid.com

مختلف حصص وارکان پر جواز و عدم جواز دونو پر اس مضمون مین نقص ہیچ موجود ہے
آپ کو ہماری کلام سمجھ مین نہین آتے ۔ تو پھر آپ دخل در معقولات کے مرتکب
کیون ہوتے ہین؟ اور اپنے اور ہمارے اوقات کا خون کیون کر کرتے ہین؟ آپ پہلے ہماری کلام
کا مطلب ہم سے یا کسی اور اہل علم سے سمجھ لیا کرین ۔ پھر اسپر کچھ کہنا ہو سو کہا کرین
ثبت العرش ثم النقش ۔ پہلے چھت بنا لین ۔ پھر اسپر نقش و نگار کا ارادہ کرین
ورنہ آپ کے حق مین بہتر اور اسلم تو یہی بات ہے کہ آپ ہماری کلام کو دیکھا ہی نکرین
اور نہ اسپر اظہار رائے کے درپے ہو جایا کرین ہمارا کلام آپکی سمجھ مین نہین آتا اسمین
آپکے فہم کا قصور نہین وہ کلام ہی ایسا ناقص ہے کہ وہ آپکے سمجھنے کے لائق نہین
ہے ۔ والسلام خیر الکلام ۔

خراسانی عربی
اور
اسکے مستور حمایتی

صاحب رد چیزی شکستہ قدر شعرا ظریف ناشناس و سکوت قدر شناس
اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۱۰ مین بصفحہ ۲۶۶ وغیرہ خراسانی عربی کی تمثیل اور اسکے
خراسانی (یعنے غلط) ہونیکی تفصیل مین متعدد رسائل کے بعض الفاظ و عبارات نقل کر کے
انکا خراسانی ہونا ثابت کیا تھا جس سے ہمارا مقصود اس امر کا اظہار تھا کہ ان الفاظ و
عبارات کا راقم ان رسائل کا مصنف عالم اور علوم عربیہ سے واقف نہین ہے
لہذا قرآن و حدیث کے باریک مسائل کو جو عربی جاننے پر موقوف ہو وہ سمجھ نہین
سکتا ۔ اور ان مسائل مین اسکا فہم و قول لائق اتباع نہین ہے ۔ عوام جو اسکو نام کے
سبب مولوی و عالم سمجھتے ہین ان مسائل مین اسکی پیروی نکرین جب تک کہ علماء وقت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے اسکی صحت و سقم دریافت کرلین۔ اور اشاعۃ السنۃ کے مضامین دقیقہ کا سمجھنا تو بہت سے علوم اصول وغیرہ (جو عربی زبان مین مدون ہین) کے جاننے پر موقوف ہے لہذا ان مضامین کی نسبت اسکی نکتہ چینی کو محض بے خبری کا نتیجہ خیال کرین۔

جب مضمون نمبر ۱۲ اجار[illegible] شیوع ہوا تب ان رسائل کے مؤلف کی ناواقفی کا حال بہت لوگون پر ظاہر ہوا۔ اور انہون نے تحریرًا و تقریرًا اس امر کا اظہار کیا۔

پھر ایک مستوجماعت کو (جو اشاعۃ السنۃ سے ایک پولیٹیکل وجہ سے عناد رکھتے ہین اور اسمین وہ لوگ بہی داخل معلوم ہوتے ہین جنکی ایک چوری ہم نمبر ۸ جلد ۱۱ مین بصفحہ ۲۳۴ زیر عنوان "وہ چور پکڑا گیا" ظاہر کرچکے ہین۔) شاق گذرا ہے تو اس جماعت نے ان الفاظ و عبارات خراسانی عربی کو صحیح عربی بنانے اور ان کے راقم کی علمیت ثابت کرنے کو اشاعۃ السنۃ کی مخالفت کا ایک عمدہ ذریعہ خیال کیا۔ اور اس کے مضمون نمبر ۱۲ جلد ۱۰ کے جواب مین ایک رسالہ لکھا جسکا نام "اذا آلا دہام عن بعض الاحلام" رکھا جسکا صحیح مطلب بجز اسکے کچھ نہین بن سکتا کہ ان کے مولوی سے خراسانی عربی بنانے مین جو اوہام کی پیروی ہوئی ہے وہ اسکو دور کرتے ہین۔ اور اس خراسانی عبارت کو وہ کہینچ تان کر مرہم پٹی لگاکر عربی فصیح بناتے ہین۔

اس رسالہ کو ہمنے دیکہا اور اسکی تاویلات و تسویلات کو مقابلہ اشاعۃ السنۃ ملاحظہ کیا تو ہمکو یہہ شعر یاد آیا۔ (*)

"اذا اتتک مذمتی من ناقص فھی الشھادۃ لی بانی کامل"

اور اپنے مضمون تغلیط خراسانی عربی کی صحت کا یقین ہوگیا ہم اسی رسالہ سے اپنے دعوی و بیان کی صحت ثابت کرسکتے ہین۔ اور جو ہمارے بیان کا خلاف اس مین ظاہر کیا گیا

(*) جب کسی ناقص سے تجہے میری مذمت پہنچے تو وہ میری کمال پر شہادت ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے اسکا جواب اسی سے نکال سکتے ہیں لیکن ہم اس مستورجماعت کو مخاطب بنانا نہیں چاہتے اور نہ اس کے رسالہ کی کسی بات کا جواب دینا پسند کرتے ہیں جب تک وہ نقاب اٹھا کر مرد میدان نہ بنیں اور اپنا لائق خطاب ہونا ثابت نہ کریں۔

جب وہ ثابت کر دیں گے کہ وہ صاحب تہذیب و اہل علم ہیں اور ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن کی چوری ہم ثابت کر چکے ہیں تب بھی ہم اس رسالہ کے جملہ مطالب واقوال سے تعرض نہ کریں گے اور بحث فضول قال اقول میں ہرگز نہ پڑیں گے۔ ولیس ذلک الا لی خلاق والحمد للہ علی ذلک لرب الخلاق بلکہ اس کی تین چار مثالوں سے جن کو وہ اغلاط خراسانی عربی کی تصحیح پر قوی دلیل سمجھتے ہیں اور بنا بر علیہ خراسانی عربی کو عربیہ عرباء قدیم فصحا کا مانند خیال کرتے ہیں تعرض کر کے یہ ثابت کر دکھائیں گے کہ ان دلائل سے خراسانی عربی کی تصحیح نہیں ہو سکتی اور خراسانی عربی بجز عربیہ بالا اور اشعار و اقوال قدیم شعراء و فصحا کی مانند نہیں ہو سکتی اگر ان دلائل سے خراسانی عربی کی تصحیح ہو سکتی ہو اور محاورات عرب یا ترک ہو متروک بن جاوے تو بھی اس کا التزام غلط اور کلام عرب سے غیر مانوس ہونا ثابت ہو سکتا اپنی ... عربی کہلانے کا مستحق نہیں ہے

صرف یہ ہم ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ جو توجیہ اس مستورجماعت نے خراسانی عربی کی تاویلات و توجیہات میں کہا ہے وہ ان کے بیان سے پہلے بلکہ اپنے مضمون نمبر ۱۲ جلد ۱۰ کی اشاعت سے پہلے ہم کو معلوم تھا۔ ہم ان تاویلات کو لاشے محض سمجھا اور ان توجیہات کو تصحیح خراسانی عربی کے لئے ناکافی جانکر مضمون نمبر ۱ جلد ۱۰ کو شائع کیا ہے اس مضمون کی اشاعت ناواقفی پر مبنی نہیں ہے۔

اس اظہار کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے گروہ کے بعض عوام جو لوگوں میں خواص کہلاتے ہیں اور وہ اردو فارسی جاننے کے سبب واعظ و مولوی بنے ہوئے ہیں اس رسالہ میں نحو میر کافیہ و شرح ملا و شافیہ بیضاوی و حریری و حماسہ و متنبی کے حوالے و نام دیکھ کر کہتے سنے گئے ہیں کہ انشاعثالستہ میں جو خراسانی عربی پر نکتہ چینی ہوئی ہے وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کتابون کے مسائل سے ناواقفی پر مبنی تہی۔ اور خراسانی عربی واقعی عربی ہے ان لوگون کی تغلیط خیال ورد مقال کی غرض سے ہمنے اس امر کا اظہار چاہا ہے کہ تصحیح اغلاط خراسانی عربی کے لیے جو تاویلات رکیکہ اور تسویلات سخیفہ اس مستور جماعت نے پیش کیے ہین انکا ہمکو نہ صرف ذاتی علم تہا بلکہ ہمارے بعض مخالفین و موافقین نے بہی ان تاویلات کو ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے انکو لائق التفات نہ سمجہا اور اپنی نکتہ چینی کی مجوف ہو کہ شائع کر دیا تہا۔

اس اجمال کی تفصیل (جو اس دعوے پر ایک روشن دلیل ہے) یہہ ہے کہ اغلاط خراسانی عربی کی فہرست ہم لکہکر اُسکا غلط ہونا ثابت کر چکے تو ہمکو ان تاویلات کا جواب بڑے زور و شور کے ساتہ ہمارے مقابلہ مین پیش کی ہین کہنا ہوا اور یہہ خیال آیا کہ تاویل ایک ایسی وسیع حجت ہے کہ اس سے غلط سے غلط کلام بہی صحیح ہو سکتا ہے اور صحیح ترین کلام (اگر اس مین باطل تاویل کو دخل دیا جائے) غلط ہو سکتا ہے۔ لہذا ان اغلاط کی اشاعت سے پہلے یہہ دیکہہ لینا ضروری ہے کہ ان اغلاط کی نسبت اور علماء موافقین و مخالفین کی خصوصاً جو خراسانی عربی کے راقم سے حسن ظن رکہتے ہین اور ہماری کلام کے مخالفت کے درپئے رنجہ ہین کیا رائے ہے۔ اور ہماری نکتہ چینی کی نسبت انکا کیا خیال ہے۔ اس خیال سے پہلے ہمنے ان اغلاط اور اپنی نکتہ چینی کو موافقین کے پاس بہیجا انہون نے ہماری نکتہ چینی سے اتفاق ظاہر کیا تو ہمنے اُن کو ان لوگون کے پاس بہیجا جو ہماری مخالفت کو اپنا فرض سمجہتے ہین اور جہان تک گنجایش ہو وہ ہمپر تحریراً و تقریراً اعتراض کرنے سے نہین چوکتے اور راقم خراسانی عربی سے گو حسن ظن نہین رکہتے مگر وہ اُن سے کچہہ کدورت و بدظنی بہی نہین رکہتے۔ انہون نے بہی ہماری نکتہ چینی سے اتفاق ظاہر فرمایا اور جہان کہین اختلاف ظاہر کیا وہان اسی قسم کی توجیہات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وتاویلات سے کام لیا جنکو مستور جماعت نے پیش کیا ہے ان توجیہات وتاویلات کو ہمنے لاشئے محض سمجھا۔ اور اسنے ہمارا کہنا کاجا بارہا۔ اپنی نکتہ چینی کی اشاعت کو مناسب خیال کر کے نمبر ۲ ج ۱۰ مین شائع کردیا۔

ان اغلاط اور اپنی نکتہ چینی کی تفصیل ہم اس مقام مین ضروری نہین سمجھتے اس تفصیل کے طالب وشائق رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱۰ مین صفحہ ۳۶۷ لغایت ۳۷۲ اسکا ملاحظہ فرما سکتے ہین۔ اور جن کے پاس وہ رسالہ نہو وہ دفتر اشاعۃ السنۃ لاہور سے بارسال قیمت یا (بصورت عدم وسعت) بلا قیمت وہ رسالہ منگا کر دیکھہ سکتے ہین۔

اس مقام مین ہم صرف علماء کے آرا کو (جو اغلاط مذکورہ اور اسکی نکتہ چینی کے متعلق ظاہر ہوئی ہین بعینہا ان کی عبارات سے یا انکا خلاصہ اپنے الفاظ سے نقل کرتے ہین۔

سب سے پہلے ہمنے اپنی تحریر (متضمن نکتہ چینی) کا قلمی مسودہ اپنے معزز دوست لاہور کے مشہور عالم خلیفہ حمید الدین صاحب قاضی شہر لاہور کی خدمت مین ارسال کیا۔ اُنہون نے اس کی نسبت کسی قسم کی مخالفت ظاہر نہ کی بلکہ فی الجملہ موافقت ظاہر فرمائی اس مجمل تسلیم وتصدیق کو ہمنے حصول مدعا کے لئے کافی نہ سمجھا اور وہ مسودہ ایک نوجوان مناظر گروہ اہلحدیث حکیم مولوی محمد صاحب موطن کگن ضلع گوجرانوالہ مقیم گجرات پنجاب کے پاس اپنے عزیز شیخ غلام حیدر صاحب گجراتی کے وساطت سے ارسال کیا۔ اُنہون نے مسودہ کی نسبت اتفاق رائے ظاہر کیا اور اس مضمون کا ایک رقعہ بنام شیخ غلام حیدر صاحب تحریر فرمایا اور اس کے ساتھہ جو رقعہ مضمون بغیر کسی قسم کے مخالفانہ تعرض کے واپس کیا۔

وہ رقعہ یہ ہے

حبی فی اللہ شیخ غلام حیدر صاحب السلام علیکم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میری راے ناقص مین مولوی صاحب مولوی محمد حسین لاہوری کے مواخذات علمی بجا ہین۔ اور مولوی صاحب موصوف انکا خاتمہ اس آیت کریمہ پر فرمائین "فکشفنا عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد" تو زیبا ہے اور باقی مضامین پر میری نظر نہین پڑی واللہ اعلم۔

حامی الدین محمد سعید البکنی ثم الگجراتی والسلام علیکم وعلی من لدیکم

اس مجمل تصدیق کو بھی ہمنے کافی نہ سمجھا۔ اور بحکم رباعی مرقومہ ذیل :۔

از صحبت دوست برنجم کاخلاق بدم حسن نماید
کو دشمن شوخ چشم وبیباک تا عیب مرا بمن نماید

چاہا کہ اس تحریر پر کوئی نکتہ چینی کرنے والا ملے جو ہماری تحریر کے عیوب ہمکو بتاوے ہمارے اغلاط تحریر کو (اگر اسمین ہون) صحیح قرار نہ دے۔ آس امر کے لائق ہمنے اپنے بھائی مولوی عبدالحکیم صاحب پروفیسر فارسی کالج پنجاب یونیورسٹی کو پایا۔ جو پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل کی سند حاصل کر چکے ہین۔ اور نیک نیتی سے اکثر تحریرات اشاعۃ السنۃ پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہین۔ اور انکی اس مہربانی کے ہم ہمیشہ ممنون و مرہون ہین۔ انکی خدمت مین ہمنے اپنا قلمی مسودہ ارسال کیا تو انہون نے ہماری اکثر نکتہ چینیون پر صاد کیا۔ اور بعض جگہہ بتفصیل ذیل مخالفانہ و معترضانہ ریمارک (یادداشت) کئے۔

نمبر غلطی	غلطی	اسپر ہماری نکتہ چینی نمبر ۱ جلد ۱	اسپر مولوی عبدالحکیم صاحب کی ریمارک
نمبر ۱ منجملہ اغلاط رسالہ دوم مؤلف خراسانی عربی	الباعث علیہم	بعث بلا واسطہ متعدی ہوتا ہی یا لواسطہ لام حق العبارۃ باعثہ علی ذلك او الباعث لہ۔	بعث یتعدی بنفسہ والتقدیر الجاعثہ وبعثہ علیہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نمبر غلطی	غلطی	اسپر ہماری نکتہ چینی نمبر الف	اسپر مولوی عبدالحکیم صاحب کا ریمارک
نمبر ۳	مقصود ہم من ذلک	مقصود کا صلہ ب چاہیئے یہ نہیں۔ اور عبارت یوں چاہئے مقصودہ بذلک۔	قصد یتعدی بنفسہ وباللام وبالی۔ یقال قصدہ وله والیه ولا یتعدی بالباء۔
نمبر ۱۰	اسمع الی الذین الجاہلین	سمع کا صلہ الی نہیں آتا۔ وہ بلاواسطہ متعدی ہوتا ہے یا بواسطہ من۔	سمع یتعدی بنفسہ وباللام وبالی مثال التعدیہ باللام سمع اللہ لمن حمدہ۔
نمبر ۱۶ منجملہ اغلاط رسالہ سوم مؤلف خراسانی عربی	ان الحدیث الضعیف مقبول۔	مقبول انّ کی خبر ہے تو اسپر لام چاہئے۔	انّ کی خبر پر لام خاص موقعہ پر وارد ہوتا ہے ہمیشہ نہیں آتا۔ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ علی کل شیء قدیر وقال ان اللہ لا یستحیی ان یضرب مثلا [illegible]۔
نمبر ۱۹	لا تحکم الدلالۃ	تحکم کا صلہ ب چاہئے جیسا کہ آیہ یحکم بہ ذوا عدل منکم	تحکم کا صلہ علی چاہئے یقال حکم علیہ بالامر [illegible]
نمبر ۲۰	یرتفع لہا الراس	رفع کا صلہ الی چاہئے۔	رفع متعدی بنفسہ ہے۔

ان ریمارکوں کو دیکھ کر ہمیں یقین ہو گیا کہ مولوی صاحب [illegible] ریمارکوں کو لکھتے وقت قدیم عنایت کو جو ہمارے حال پر مبذول فرماتے [illegible] نہیں کیا اور [illegible] سے کام نہیں لیا [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible]

© rasailojaraid.com

کیون ہو چہ جائیکہ اپنے بھائیون سے ہو ہمین سخت نفرت ہے۔ لہذا اس تفصیل سے قلم کو روک کر ہم اسیقدر لکھنے پر اکتفا کرتے ہین کہ مولویصاحب کی تصدیق و مخالفت سے ہمارا مدعا حاصل ہوا۔ اور قلمی مسودہ کو ہمنے ایک مشہور فاضل مدرسہ پنجاب یونیورسٹی کے مدرسہ اول عربی کے پروفیسر مولوی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی کی خدمت مین ارسال کیا۔ انہون نے واقعی اس مسودہ کے عیب و صواب ظاہر کرنے مین اپنی طرف سے پوری توجہ فرمائی۔ پہلے الفاظ عربی خراسانی کی توجیہ و تاویل مین جو ممکن تھا پیش کیا۔ پھر ان تاویلات کے رکیک توجیہات کے سخیف ہونیکا اظہار فرماکر ہمارے اس دعوے کو کہ وہ عربی خراسانی عربی ہے تسلیم فرمایا۔ اور یہ صحیفہ شریفہ ذیل خاکسار کو ممنون منت کیا۔

آپکے صحیفہ شریفہ کی نقل یہ ہے

جامع الفضل والکمال ذو الجاہ والجمال دامت الطافکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ آپکا گرامی نامہ آیا۔ جس امر کے لئے آپنے ارشاد کیا ہے ہرچند مین اسکے لائق اپنے آپکو نہین سمجھتا۔ لیکن چونکہ آپکی یہ تحریر دوستانہ ہے اسلئے سر دست جو خیال مین ہے بے تکلف گذارش کئے دیتا ہون۔ جن عبارتون پر آپنے نکتہ چینی فرمائی ہے ان کے رکیک و سخیف ہونے مین مجھے ہرگز تامل نہین ہے۔ لیکن ان سب کے بالکل غلط کہدینے مین کسیقدر تامل ہے تامل کی وجوہ آپکی خدمت مین پیش کرتا ہون۔ اگر مقبول ہون تو فبہا ورنہ کالائے بد بریش خاوند۔

(۱)* اشتر کے حذف مفعول کی بابت جو آپنے تحریر فرمایا ہے اسمین یہ تامل ہے

---

* یہ بیت نمبر ۲ صاحب خراسانی کے پہلے رسالہ کا نمبر ہے۔

© rasailojaraid.com

کہ افعال متعدیہ میں سے جو فعل دو مفعولوں کو چاہتے ہیں نحویوں کے نزدیک انکی دو قسمیں ہیں:۔ (۱) وہ فعل جن کا دوسرا مفعول پہلے مفعول پر محمول اور صادق ہو سکے ان افعال کو باب علمت سے تعبیر کرتے ہیں ان میں ایک مفعول کا حذف اور دوسرے کا بیان کرنا درست نہیں ہے (۲) وہ جنکا دوسرا مفعول پہلے مفعول پر صادق و محمول نہو سکے ایسے فعلوں کو باب اعطیت سے تعبیر کرتے ہیں ان فعلوں میں ایک مفعول پر اقتصار و اکتفا کرنا درست ہے۔ اب غور طلب یہ امر ہے کہ اشرب باب علمت سے ہے یا باب اعطیت سے۔

(۲) والباعث علیھم اس کے غلط ہونے کی وجہ میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ (بعث بلاواسطہ متعدی ہوتا ہے یا بواسطہ "ل") اس میں وجہ تامل یہ ہے کہ میری استقرائے ناقص میں بعث بلاواسطہ متعدی ہوتا ہے یا بواسطہ "ب" "ل" کے واسطے سے متعدی ہونا مجھے یاد نہیں لیکن چونکہ یہ استقرائی بات ہے اسلئے میں بظن غالب بھی نفی نہیں کر سکتا۔

(۳*) "ضمیر مجرور کا مرجع بعض مفرد ہے"۔ اس میں یہ تامل ہے کہ لفظ بعض گو مفرد ہے لیکن بلحاظ جمعیت مضاف الیہ ضمیر جمع کا مرجع ہو سکتا ہے۔

(۴) ایک وہی ضمیر کی غلطی۔ اسکا وہی عذر ہے جو مذکور ہوا۔

(۵#) دوسری یہ کہ مقصود کا صلہ "ب" چاہیے نہ "من"۔ اس میں یہ تامل ہے کہ قصد بلاواسطہ متعدی ہوتا ہے یا بواسطہ "ل" یا بواسطہ "الی" لفظ

* مسودہ قلمی میں اس غلطی کا نمبر ۳ دیا گیا تھا اور رسالہ مطبوعہ میں وہ نمبر چھوٹ گیا۔ اور نمبر ۲ کی ضمن میں اس غلطی کا اظہار ہوا۔

اس نمبر میں بھی قلمی مسودہ اور مطبوعہ رسالہ کا اختلاف ہے رسالہ میں اس کا نمبر ۳ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"ب" یا "من" کے واسطے سے مقصد کا متعدی ہونا مجھے یاد نہیں۔ لیکن میرا استقراء بہی ناقص ہے جو مفید ظن غالب بھی نہیں اور نفس تعلق جسطرح مجرور بالبار سے ہو سکتا ہے۔ مجرور بہ من سے ہو سکتا ہے۔

(نمبر ۱۲) لو کے جواب میں "ل" نہیں ہے۔ اس میں یہہ تامل ہے کہ "لو" کے جواب میں خصوصاً جب کہ وہ منفی ہو "ل" کا ہونا ضرور نہیں معلوم ہوتا۔

(نمبر ۱۶) حال مونث ہے ضمیر طبع مذکر۔ اس میں یہہ تامل ہے کہ لفظ ضمیر کی "ت" کا تانیث کے لئے ہونا محل غور ہے۔

(نمبر ۱۷) سمع کا صلہ الے نہیں آتا۔ وہ بلا واسطہ متعدی ہے یا بواسطہ "من"۔ اس کے غلط ہونے میں یہہ تامل ہے کہ سمع بواسطہ "الے" بھی متعدی ہوتا ہے جیسے لایسمعون الی الملاء الاعلی علی قراۃ التخفیف اور سمع کا بواسطہ من متعدی ہونا مجھے یاد نہیں۔

صفحہ ۱۷۳ (نمبر ۲۲ و ۲۳) "شرط کی جزا جملہ چاہئے نہ صرف "مقبول" مفرد اور اگر یہہ ان کی خبر ہے تو اس پر لام چاہئے" اس میں یہہ تامل ہے کہ ان کی خبر میں لام کا ہونا ضروری نہیں معلوم ہوتا۔

* طبیع کو کالی ٹولیس نے رسالہ میں جو لکھدیا جس سے مستور جماعت کو ہم پر اعتراض کرنیکا موقع مل گیا۔ مگر کاتب کی غلطی پکڑنا اہل علم و صاحب حوصلہ کے شان نہیں ہے

مہرسنگھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان المراۃ والسماحۃ والندی + فی قبۃ ضربت علی ابن الحشرج

(نمبر ۵) سلف مذکر ہے اسکا فعل مونث اس میں یہہ تاویل ہے کہ سلف جمع یا اسم جمع ہے اس لئے اسکے فعل کا مونث ہونا چنداں محذور نہیں ہے باقی مسامحات کا بھی اگرچہ بارتکاب تکلفات بارد جواب ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ اخفش کے نزدیک ہر بندا کی خبر میں ”مگر“ لانی درست ہے لیکن تاہم یہ جوابات ملا صاحب کی عبارات کو خراسانی یا افغانی ہونے سے نہیں نکال سکتے کسی عبارت کا اصل قواعد کی رو سے صحیح ہونا اور بات ہے اور فصیح و سنجیدہ ہونا اور بات۔

وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم والطول

اللّٰہم ھذا اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین ٥

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

علیگڈھ میں قیامت

اور

اس کی علامت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ قیامت کب آویگی تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ

عن ابی ھریرۃ بینما النبی صلی اللہ

© rasailojaraid.com